السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو لوگ لواطت اور زنا وغیرہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوں، جن کے بارے میں نصوص میں بہت شدید وعید آئی ہے، کیا ان لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنا جائز ہے؟ انہیں سلام کرنا جائز ہے؟ اگر ان میں توبہ کرنے کے آثار ہوں تو کیا اللہ تعالی کی وعید اور اس کے عذاب سے ڈرنے کی غرض سے ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن لوگوں پر ان گناہوں کا الزام ہو تو واجب ہے کہ انہیں نصیحت کی جائے، ان کو گناہوں سے بچنے کی تلقین کی جائے اور ان کے بدترین انجام سے انہیں ڈرایا جائے اور بتایا جائے کہ یہ گناہ دلوں کے مرض، قساوت اور موت کا سبب ہیں۔ جو شخص ان گناہوں کا کھلم کھلا ارتکاب کرے تو وجب ہے کہ اس کے معاملہ کو حکمرانوں کے سپرد کیا جائے اور اس پر حد قائم کی جائے۔ ایسے لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی جائز نہیں بلکہ واجب ہے کہ ان سے قطع تعلق کرلیا جائے، شاید اسی طرح اللہ تعالی انہیں ہدایت اور توبہ کی توفیق دے۔ اگر قطع تعلق کرنے سے ان کی برائی میں اور اضافہ کا خطرہ ہو تو پھر واجب ہے کہ انہیں اچھے اسلوب کے ساتھ ہمیشہ سمجھایا جائے اور نصیحت کی جائے حتی کہ اللہ تعالی انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ ایسے لوگوں کو دوست نہیں بنانا چاہیے۔ اسلامی ممالک حکمرانوں کو بھی چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو پکڑیں اور ان پر شرعی حدود قائم کریں اور جو شخص انکے حالات سے باخبر اسے چاہیے کہ وہ حکومت کی مدد کرے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۲ ... سورة المائدة

''اور (دیکھو!) تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔''

وَالمُؤمِنونَ وَالمُؤمِنٰتُ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ يَأمُرونَ بِالمَعروفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ... ۷۱ ... سورة التوبة

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔''

اور فرمایا:

وَالعَصرِ ۱ إِنَّ الإِنسٰنَ لَفى خُسرٍ ۲ إِلَّا الَّذينَ ءامَنوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَواصَوا بِالحَقِّ وَتَواصَوا بِالصَّبرِ ۳ ... سورة العصر

''عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَن رَأَى مِنكُم مُنكَرًا فَليُنكِرهُ بِيَدِهِ، فَمَن لَم يَستَطِع فَليُنكِرهُ بِلِسَانِهِ، فَمَن لَم يَستَطِع فَليُنكِرهُ بِقَلبِهِ، وَذَاكَ أَضعَفُ الإِيمَانِ»

(صحیح مسلم، الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان۔۔۔الخ، ح: 49)

''تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹادے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے (سمجھادے) اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

«الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ، الدِّينُ النَّصِيحَةُ»، قَالُوا: لِمَن يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ، وَلِنَبِيِّهِ، وَلِأَئِمَّةِ المُسلِمِينَ، وَلِعَامَّتِهِم».

(صحیح مسلم، الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة، ح: 55)

''دین خیر ہمدردی ارو خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس کے لیے (ہمدردی و خیر خواہی؟) آپ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عامة المسلمین کے لیے۔''

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں ۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمان کے حالات کی اصلاح فرمائے ، انہیں دین کی سمجھ بوجھ بخشے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، انہیں ہدایت پر جمع فرمائے اوران حکمرانوں کی بھی اصلاح فرمائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص541

محدث فتویٰ